40245 - اس دلیل سے ترقیاتی بنک کی ادائیگی نہیں کرتا کہ بیت المال میں اس کا بھی حق ہے

سوال

بعض لوگ ترقیاتی بنک کی ادائیگی اس دلیل کی بنا پر نہیں کرتے کہ مسلمانوں کے بیت المال میں ان کا بھی حق ہے، اور حکومت اسے اس کا حق ادا نہیں کرتی، لہذا اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے، برائے مہربانی جواب ارسال کریں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ترقیاتی بنک کی ادائیگی کرنے سے راہ فرار اختیار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اس میں خیانت اور عام مال پر ظلم و زیادتی ہے۔

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں تاکید حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ! اور جب لوگوں میں فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو! یقیناً وہ چیز بہت بہتر ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے، اور دیکھتا ہے النساء (58).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے ہیں"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1352) سنن ابو داؤد حدیث نمبر (3594) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

"اما بعد: بلاشبہ میں تم میں سے کسی آدمی کو اس کام پر لگاتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذمہ لگایا ہے، تو وہ شخص آکر کہتا ہے: یہ تو تمہارا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ اور ہدیہ دیا گیا ہے، وہ اپنی ماں اور باپ کے گھر میں ہی کیوں نہیں بیٹھا رہتا حتیٰ کہ اس کے پاس اس کا ہدیہ آجائے، اور اللہ تعالیٰ کی قسم تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز ناحق حاصل کرے گا تو وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کو ملے گا اور اس نے وہ چیز اٹھا رکھی ہوگی، میں تم میں

سے ایک کو جان لوں گا کہ وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اس نے اونٹ اٹھا رکھا ہو گا جو آواز نکال رہا ہو گا، یا گائے اٹھا رکھی ہو گی اور وہ آواز نکال رہی ہو گی، یا بکری اٹھا رکھی ہو گی اور وہ ممیا رہی ہو گی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کیا حتیٰ کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی، اور فرمایا: اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6578) صحیح مسلم حدیث نمبر (1832)

اور مسلمانوں کا بیت المال تو سب مسلمانوں کی ملکیت ہے، نہ کہ لوگوں میں سے کسی خاص گروہ کا، اور بیت المال کے ذمہ داران تو صرف اس کی حفاظت اور مال کے حصول اور اسے صرف کرنے کے ذمہ دار ہیں، لہذا کسی بھی شخص کے لیے اس پر زیادتی کرنا یا اس میں سے وہ مال لینا جس کا وہ مستحق نہیں ہے حلال نہیں .

اور اگر فرض کریں کہ کچھ لوگ خیانت اور بیت المال کے مال میں زیادتی کرتے ہیں، تو یہ اس عظیم گناہ میں شرکت کرنے کو مباح نہیں کردیتا ، اور اگر بیت المال سے مال لینے کی دلیل کے ساتھ حکومت کا مال چھیننا اور چوری کرنا جائز کر دیا جائے تو پھر شر اور فساد عام ہو جائے، اور ظلم و زیادتی اور بغاوت عام ہو جائے.

لہذا عام مال میں خیانت کرنے سے اجتناب کرنا اور بچنا چاہیے، کیونکہ یہ سب مسلمانوں پر ظلم و زیادتی ہے.

اور اس کا یہ کہنا کہ: حکومت بیت المال سے اس کا حق ادا نہیں کرتی، تو اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو پھر بھی اس کے لیے بنک کے ساتھ کیے گئے معاہدے کو توڑنا جائز نہیں ہوتا، کیونکہ اس نے معاہدہ پر دستخط کر رکھے ہیں، اور اس لیے بھی کہ معاہدہ توڑنا خیانت میں شمار ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! عہد و پیمانہ کو پورا کرو.

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

بلاشبہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسے شخص کی خیانت کرنے سے بھی منع فرمایا ہے جو آپ کے ساتھ خیانت کرے، تو پھر ایسے شخص کی خیانت کرنا جس نے آپ کے ساتھ خیانت نہیں کی کسے ہو گی؟! !

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے آپ کے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت اسے واپس کرو، اور جس نے تمہاری خیانت کی اس کے ساتھ تم خیانت نہ کرو"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1264) سنن ابو داؤد حدیث نمبر (3534) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (423) میں اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

واللہ اعلم .